بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان

عام قیمت پیشگی عہ

چہ گویم با تو گرائی چہ در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — مورخہ ۲۲ - ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ - دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۳ پوہ سمت ۶۵ — نمبر ۶

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و یابیم ہر نور و کمال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری از آن عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... ... عہ

بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا -

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے - ورنہ جواب سے معذور -

رسید زر اخبار مین چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دیوین اون کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر دو ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا - اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله - آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین - حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہین) - آج مین [illegible] خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام مین جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان مین [illegible] محبت قائم [illegible]

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا)

(کتبہ علی محمد)

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ؏

چہ گویم باتو گرائی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۴ — مورخہ ۲۲ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ۔ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۳ پوہ سمت ۶۵ — نمبر ۶

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... ... ؏
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔
خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذوری۔
رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیوین اون کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر دو ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور غائب مستفیضین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ میں احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں تفرقہ [illegible] قائم رکھونگا اور قائم رہونگا [illegible]

دہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا۔

جلسہ کے متعلق ضروری امور

۲۴ دسمبر ۱۹۰۸ء کا اخبار بدر شائع نہیں ہوگا بلکہ اوس کو ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار کے ساتھ ملا کر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ڈبل نمبر شائع کردیا جائیگا اور اس میں جلسہ کی رپورٹ بھی مختصر طور پر شائع ہوجائیگی

قادیان میں اخبار لینے والے اصحاب کو خیال رکھنا چاہئیے کہ جو صاحب اپنا اخبار اس جگہ قادیان میں لینا چاہیں اون کیواسطے ضروری ہوگا کہ وہ اس مطلب کے واسطے دفتر بدر میں آکر اپنا نام اور پتہ لکھا جاویں تاکہ اون کا اخبار باہر نہ بھیجا جاوے ۔ جو صاحب پہلے سے اپنا نام اور نمبر نہ لکھائینگے ان کو اخبار یہاں نہ مل سکے گا ۔ دفتر بدر مدرسہ تعلیم الاسلام کے متصل ہے

قیمت اخبار ان تمام خریداران بدر سے جو جلسہ پر تشریف لاوینگے ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ وہ قیمت اخبار یہاں ادا کرجاوینگے ۔ جو صاحب ایسا نہ کرینگے اون کی خدمت میں جنوری ۱۹۰۹ء کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ وی پی کیا جائیگا

تعداد آنیوالوں کی ہر شہر کی جماعت کے واسطے ضروری ہے کہ آنیوالے احباب کی صحیح تعداد سے سکرٹری صدر انجمن کو جلد اطلاع دیں تاکہ مکانات کا مناسب انتظام کرلیا جائے

استقبالی کمیٹی ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ اور ۲۷ دسمبر تین دن قادیان کی ایک استقبالی کمیٹی بسر کردگی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بٹالہ کے سٹیشن پر موجود رہیگی ۔ وہاں احباب کے بستروں اور دیگر اسباب کی باربرداری کے واسطے بیل گاڑیاں موجود ہونگی ۔ اسٹیشن بٹالہ پر پہونچنے سے پہلے ہر ایک جماعت اپنے ممبروں کے نام اور اون کے اسباب کی فہرست اپنے پاس بنا رکھے اور اسباب مع فہرست ڈاکٹر صاحب کے حوالہ کردے ڈاکٹر صاحب ہر ایک دوست کو ایک ٹکٹ دینگے ۔ یہ کھانا کھانے کے احاطہ میں داخلہ کا ٹکٹ ہوگا یہ انتظام اسواسطے کیا گیا ہے کہ یہاں بعض دفعہ اردگرد گاؤں کے فضول آدمی یہ دیکھ کر کہ لنگر عام ہے ۔ کھانے کیوقت آشامل ہوتے ہیں اور بے فائدہ خرچ ہوتا ہے

بٹالہ کے سٹیشن پر اسباب حوالہ ڈاکٹر صاحب کرنے سے پہلے سب دوست اپنے اسباب پر چٹیں لگادیں ۔ اور اپنا نام لکھدیں ۔

یکّوں کا انتظام جن دوستوں کا خط ۲۳ دسمبر تک دفتر سکرٹری قادیان میں یہ مضمون پہونچ جائے گا ۔ کہ ان کو یکہ درکار ہے اون کے لئے خط میں دی ہوئی تاریخ اور وقت کے مطابق یکہ اسٹیشن پر موجود رہے گا ۔ جس کا کرایہ مقررہ ان کو بہرحال دینا ہوگا ۔ خواہ وہ اوس گاڑی پر پہونچ سکیں یا نہ پہونچ سکیں ۔ عام طور پر پسندیدہ امر یہی ہوگا ۔ کہ جو دوست چل سکتے ہیں ۔ وہ اپنا اسباب ڈاکٹر صاحب کے سپرد کرکے چل پڑیں ۔ سردی کا موسم ہے اور سفر کوئی لمبا نہیں یکہ کی نسبت عموماً پیدل آنے میں آرام ہے ۔ البتہ جو دوست معذور ہیں اور چلنے کے بالکل عادی نہیں وہ یکے لے سکتے ہیں ۔ جو صاحب رات بٹالہ میں رہنا چاہیں گے ۔ اون کے واسطے سرائے میں جو اسٹیشن کے قریب ہے انتظام مناسب ہوگا ۔

انتظام مکانات قادیان میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب اور حافظ عبد الرحیم صاحب کی سرکردگی کے ساتھ ایک جماعت کے سپرد ہے ۔ جو سب دوستوں کو اون کمروں میں اُتارے گی جو اون کیواسطے پہلے سے مقرر ہوچکے ہونگے ۔ مکانوں میں روشنی کا انتظام ماسٹر محمد دین صاحب بی اے کرینگے اور کھانا کھلانے کا انتظام حسب معمول شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی کے سپرد رہیگا ۔

سارٹیفکیٹ کے متعلق مفصل ہدایات میگزین میں شائع ہوچکی ہیں ۔

روانگی کے وقت بھی اسباب کی باربرداری کا انتظام ڈاکٹر صاحب ہی کے سپرد ہے ۔

اوقات ریل قادیان ریل کے اسٹیشن بٹالہ سے قریب بارہ میل کے فاصلہ پر ہے یکہ ڈیڑھ دو گھنٹہ میں پہونچ جاتا ہے پیدل آدمی ۴ گھنٹہ میں بآرام آسکتا ہے ۔ بٹالہ کے اسٹیشن پر ریل تین دفعہ آتی اور تین دفعہ جاتی ہے ۔ بٹالہ ریل کی اوس شاخ پر ہے جو امرتسر سے پٹھانکوٹ کو جاتی ہے دہلی یا پشاور کی طرف سے آنے والے سب مسافروں کو عموماً امرتسر میں ریل بدلنی پڑتی ہے ۔ بعض ریلیں لاہور تک اور بعض سیالکوٹ تک تھرو (بغیر بدلنے کے) چلی جاتی ہیں ۔ ریلوں کے اوقات مفصلہ ذیل ہیں ۔

دہلی کی طرف سے قادیان آنیوالی گاڑیاں

اسٹیشن	وقت	گھنٹہ	منٹ	وقت	گھنٹہ	منٹ	وقت	گھنٹہ	منٹ
دہلی سے	رات	۱۰	۵۵	تک	۱	۵۴	دن	۲	۴۳
غازی آباد	″	۱۱	۲۷	″	۲	۴۲	″	۳	۴۸
میرٹھ چھاؤنی سے	″	۱۲	۲۸	شام	۴	۳۱	شام	۵	۸
مظفر نگر	″	۱	۲۱	″	۵	۵۵	شام	۷	۵۶
سہارنپور پہنچا	″	۲	۱۶	″	۸	۱۷	″	۸	۱۸
سہارنپور روانگی	″	۴	۱۰						
انبالہ چھاؤنی سے	فجر	۶	۲۰	رات	۱۱	۹	رات	۱۱	۸
راجپورہ	صبح	۷	۲۸	″	۱۲	۱۵	″	۱۲	۸
جالندھر شہر	دن	۱۰	۸		۱۷	۱۳	″	۴	۵۳
امرتسر		۱۱	۵۰		۱۹	۴۳	صبح	۸	۵۳
بٹالہ		۱۲	۵۶		۲۱	۴۷	دن	۱۰	۱

ان کے علاوہ اور گاڑیاں بھی ہیں مگر اونپر سوار ہونے سے جنکشن اسٹیشنوں پر زیادہ دیر ٹھہرنا پڑیگا ۔

پشاور کی طرف سے قادیان آنیوالی گاڑیاں

پشاور سے جو کلکتہ میل رات کے ۱۱ بجے ۱۰ منٹ پر چلتی ہے ۔ وہ راولپنڈی ۶ بجے ۳ منٹ ۔ جہلم ۹ بجے ۲۲ منٹ ۔ لالہ موسیٰ ۱۰ بجے ۱ منٹ وزیرآباد ۱۰ بجے ۴۹ منٹ ۔ لاہور ایک بجے ۲۰ منٹ بعد دوپہر ۔ امرتسر ۳ بجے ۴ منٹ شام پہنچتی ہے جہاں ۵ گھنٹہ انتظار کرنا پڑتا ہے اور پھر ۸ بجے ۴ منٹ روانہ ہوکر رات کے ۹ بجے پر ۴۷ منٹ گذرنے پر بٹالہ پہنچ جاتی ہے ۔

اس کے سوائے اور کوئی گاڑی پشاور سے سیدھی نہیں آتی لائلپور رات کو جو گاڑی ۱۲ بجے ۴۰ منٹ پر چلتی ہے اور سیالکوٹ سے جو گاڑی رات کو ۱ بجکر ۳۵ منٹ پر چلتی ہے وہ ہر دو وزیرآباد میں جمع ہوکر وہاں سے راتکو ۱ بجے ۵۸ منٹ پر روانہ ہوکر گجرانوالہ ۳ بجے ۲۲ منٹ اور لاہور ۷ بجے ۲ منٹ اور امرتسر ۸ بجے ۳۳ منٹ صبح اور بٹالہ ۱۰ بجے صبح پہونچ جاتی ہے وزیرآباد سے صبح ۵ بجے ۲۸ منٹ جو گاڑی چلتی ہے وہ سیدھی بٹالہ ایک بجے دن کے پہونچ جاتی ہے

رسید قادیان میں جو صاحب اخبار کی قیمت دستی ادا فرماویں وہ ضرور رسید تحریری حاصل کریں ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

درخواست ۔ کوئی صاحب میرے لئے مگر مچھ کا پتہ لے آویں ۔ ماسٹر عبد العزیز قادیان

کلام امیر المومنین

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں اپنی بیوی سے نفرت کرکے اوس کو اپنے پاس نہ رکھتا تھا اب ڈرتا ہوں کہ میں نے گناہ کیا مجھے کیا کرنا چاہیئے حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔

تمہارا خط پڑھ کر مجھ کو سخت رنج و تکلیف پہونچی معلوم ہوا کہ مسلمان کیوں دکھوں اور دردوں اور رنجوں میں مبتلا ہیں۔ آہ! آہ!! آہ!!!

تم نے بہت بڑا گناہ اور ظلم کیا کہ پندرہ سالہ ایک عورت کو بے وجہ محض ظلماً قید کیا اور اوس کی جوانی کو تباہ کر دیا۔ اگر دنیا کا خوف ہے۔ کہ اب مرتا ہے۔ تو اس کو ساتھ رکھو جہاں رہو وہاں ساتھ رکھو۔ جو آپ کھاؤ اوسے کھلاؤ۔ اگر نہ کر سکو۔ تو اوسے قید سے رہا کر دو۔ اللہ سے ڈر کر اس کو دکھ سے نجات دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم پھر اس وبال میں پکڑے جاؤ۔ میں نے بہت غور کیا اور یہ جواب لکھا ہے۔

عہد وصیت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لکھا۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی رضامندی سے مولا کریم سے سچے دل سے عہد کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ مرتے وقت یہ وصیت کر جاؤں گی۔ کہ میرے پہننے کا جس قدر زیور ہو اور جس قدر آئندہ حسب توفیق بنوا سکوں گی۔ دار الامان بھیجدیا جاوے اس معاملہ کا جب ذکر تذکرہ ہوا۔ تو ایک بزرگ نے فرمایا۔ کہ اس طرح کا عہد کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوتی ہے پس حضور والا سے دست بستہ عرض ہے۔ کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے (۲) اوس زیور پر جو خدا کے نام پر وقف کر دیا۔ مگر تا عمر اپنے استعمال میں لاوے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

حضرت امیر المومنین نے جواب میں تحریر فرمایا کہ یہ عہد جائز ہے اگر کسی سخت بیماری میں جس کا نتیجہ موت ہے۔ نہ کیا جاوے۔ خود نبی کریم نے ایسا کیا ہے۔ زکوٰۃ ایسے زیور پر ضرور ہے مگر یاد رہے کہ علماء کا زیور کی زکوٰۃ پر اختلاف ہے۔ بعض زیور پر زکوٰۃ فرض فرماتے ہیں۔ بعض کے نزدیک بالکل زیور پر زکوٰۃ نہیں۔ بعض کہتے ہیں مستعمل زیور پر زکوٰۃ نہیں۔ باقی زکوٰۃ ہے۔ اس اختلاف پر مومن کو اختیار ہے۔ کہ عمل کرے۔ میں خود زکوٰۃ دلاتا ہوں

کتاب انساب سادات

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا۔ کہ موجودہ سادات کے انساب کی کتاب کون سی ہے۔ حسب الحکم امیر ایدہ اللہ جواب لکھا گیا۔

حضرت فرماتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ کے سادات کے انساب کی کتاب کس طرح ہو سکتی ہے کون ہے۔ جو اتنی محنت کرے۔ کہ تمام جہان میں پھر کر اس کی تحقیقات کرے۔ جب تک سیدوں کو خمس ملتا تھا اون کے متعلق رجسٹر رکھے جاتے تھے۔ خاندان عباسیہ تک کی کتاب اسنی المطالب فی انساب ابی طالب موجود ہے۔ بعد میں ممکن ہے کہ ترکوں اور ایرانیوں کے دفاتر میں ایسے رجسٹر ہوں

سوال

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد معروض آنکہ۔ خاکسار کی اہلیہ کے پاس قریباً ایک ہزار کا زیور ہے اور شادی ہوئے قریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ مگر تا حال زیور کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی بایں وجہ کہ نہ تو میں ہی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں اور نہ میری اہلیہ ہی کے پاس نقد مالیت ہے اب بذریعہ عریضہ ہذا حضور سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اس حالت میں آیا زکوٰۃ دینی فرض ہے یا نہیں۔ اگر فرض ہو تو آیا زیور فروخت کرکے زکوٰۃ دی جاوے۔ یا کوئی اور صورت کی جاوے۔ کچھ زیور تو ہر وقت کے استعمال میں آتا ہے اور کچھ گاہے بگاہے ہے۔ بحالت فرض زکوٰۃ آیا ہر وقت کے مستعمل زیور کی بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں۔

۲۔ آیا غیر محرم مردوں کا بچا ہوا کھانا یا پانی مستورات پی سکتی ہے یا شرعاً ممنوع ہے۔

جواب میں حضرت امیر نے فرمایا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مستعمل زیور پر جو اکثر اوقات پہنا جاوے اسپر زکوٰۃ نہ دو۔ اور جو زیور استعمال میں نہیں اوس کی لئے زیور سے زکوٰۃ دیدو۔ سات تولہ سونا میں سے ۲ ماشہ اور ۵۲ تولہ میں سوا تولہ کے قریب چاندی۔

غیر محرم کا بچا ہوا کھانا پاک اور جائز۔ اور شرع اسلام میں غیر محرم عورتوں کو اس کا کھانا بلا کسی تردد کے درست ہے۔

ہمیشہ استغفار۔ لاحول۔ درود شریف اور کثرت الحمد سے کام لو۔

سید کسے کہتے ہیں

سوال۔ حضرت خلیفہ پرحسب خلیفۃ المسیح صاحب ادام اقبالہٗ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے یہ عرض ہے۔ کہ ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ سید نسبی ہے یعنی مائی صاحبہ فاطمہ کی اولاد سے جو شخص ہے وہ سید ہے اور بس ایک اور شخص کا بیان ہے۔ کہ عام لوگ سید ہو سکتے ہیں۔ یعنے جو عمل نیک کرے وہ سید ہے براہ مہربانی کرکے اس کا فیصلہ فرماویں۔

اور ایک دوائی کا نام ہے وہ سمجھ میں نہیں آتا اس کی تشریح ضرور فرماویں اس کا نام بجورا ہے۔ اس کی تشریح کرکے تحریر فرماویں۔ کہ کیا شے ہے۔

جواب۔ سید کے معنے عربی زبان میں سردار کے ہیں عرب لوگ ہر ایک بڑے آدمی کو سرداری بجائے سید کہتے ہیں۔ ایسا ہی مصر شام و استنبول میں۔ اس ملک میں اولاد جناب بتول زہرا کو سید کہتے ہیں یہ صرف رواج کا معاملہ ہے۔ عرب میں اولاد جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کو اشراف کہتے ہیں اور ایک ایک کو شریف بولتے ہیں۔ یہ صرف ملکی رواج ہے۔ کوئی شرعی احکام نہیں۔

بجورا ایک پھل ہے اس کو ہمارے ملک میں چکوترہ کہتے ہیں۔ کھٹے کی شکل میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ چاولوں کی طرح اس کے اندر گودا ہوتا ہے۔

غیر مطلقہ مگر متروکہ کیا کریں

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو مرد اپنی عورتوں کو نہ بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ وہ بیچاری عورتیں کیا کریں۔ حضرت امیر نے جواب دیا۔

قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ زانی زانیہ کو نکاح کرتا ہو۔ سورۃ نور میں ہے۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ جو لوگ عورتوں کو دکھ دیتے ہیں اور دکھ کے اغراض پر طلاق نہیں دیتے۔ اون کے نکاح میرے نزدیک بحکم لا تضاروھن اور ولا تمسکوھن ضرارا ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ باقی نہیں رہتے ایسے شریر اگر فی الواقع موذی اور شریر ہیں تو اون کی بی بیاں اور جگہ نکاح کر سکتی ہیں۔ بے تردد نکاح اور جگہ کریں۔ کیا وجہ کہ نکاح نہ کرلیں۔ وہ شخص بلا تکلف نکاح کرے۔

کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا منشاء انسانی تمدن کے ابتدائی اسٹیج مین صرف شناخت ہی۔ مگر انبیاء کی مہذب ترین قوم نے جہان ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہان نام جیسی ضروری چیز کو نہ صرف بامعنی اور حقیقت شے کو ظاہر کرنے والا بنادیا بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تفاؤل نیک اور دعا خیر کا ذریعہ کر دیا ہے۔ ہر ایک قسم کے نمونے کے نام اب تک دنیا مین موجود ہین۔ ایسے نام بھی ہین جو بالکل بے معنی نظر آتے ہین اور ایسے بھی ہین جن کا رکھنا اپنے واسطے اس زمانہ مین بطور ابتداء کے کوئی پسند نہین کرتا۔ اور ایسے بھی ہین۔ جو فال نیک اور دعا پر مشتمل ہین۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن اس وقت میرا یہ منشاء نہین کہ مین اس پر بحث کرون بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے۔ کہ دنیا مین شرعاً و عرفاً نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہین تو یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اوس کے دوست ہی خواہ عزیز واقربا اوس کا کوئی نام رکھین اور تمام دنیا مین کسی کو حق نہین۔ کہ اوس کے نام پر اعتراض کرے بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہی کہ اوسے اسی نام کر پکارین۔ جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اوس کے واسطے تجویز نہ کرین۔ خواہ موجودہ نام اپنے معانی کے لحاظ سے اس شخص یا چیز کے مناسب حال ہو یا نہ ہو بلحاظ شرافت کے سب کا فرض یہی ہے۔ کہ اسی نام سے اُسے پکارین۔ اگر ایک بچے کا نام محمد فاضل رکھا گیا تھا اور اب اوس نے علم حاصل نہین کیا۔ تو کوئی قانون شرع یا عرف یہ حکم نہین لگاتا کہ اوس کا نام تبدیل کر دیا جائے۔

اس امر کو زیادہ تر وضاحت کے ساتھ کھولنے کے واسطے ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہین۔ کہ اگر ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت دو پیسہ کو ہوتا ہو تو پھر بھی اُسے پیسہ ہی کہا جاویگا۔ اور ہمین ضرورت نہ ہوگی کہ ادھنی کے نام سے پکارا کرین۔ لیکن اگر ہم ایسا کرین۔ تو ضرور ... ہے کہ لوگ اخبار کو رنجش پیدا ہوگی۔ اگرچہ ادھنی پیسے سے مقدار اور مالیت مین بڑی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا کہ ہم اوس کا نام ادھنی رکھدین۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار ہند مین شائع ہو۔ اور ہند کی زبان مین چھپے اور اہل ہند کا وطن ہونے کا دعوے کرتا ہو مگر اوس کے مضامین زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید پر مشتمل رہتے ہون۔ تو بھی ہمین مناسب نہین۔ کہ ہم اُسے اس کے پسند کردہ نام کے سوائے کسی اور نام سے پکارین۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے واسطے حاصل ہے اور دنیا مین کوئی شخص پسند نہین کرتا۔ کہ اوس کو اس کے اپنے رکھے ہوئے نام کے سوائے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے احمدی۔ تو کسی شریف انسان کا کام نہین ہو سکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوائے اپنے بنائے ہوئے ناموں سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے۔ جو مرزا کی طرف کسی تعلق کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا مین ایک مرزا نہین ہوا جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی سب مرزا کہلاتی ہے پر ہم نے تسلیم کیا کہ فی زمانہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت و مہدویت نے وہ عروج شہرت حاصل کیا ہے کہ مرزائی کے لفظ مین مرزا سے مراد اور کوئی شخص نہین ہو سکتا اور یہ بھی درست ہی کہ ہم اس مقدس وجود کے ساتھ تعلق بیعت و متابعت کا رکھنا اپنے واسطے موجب نجات یقین کرتے ہین ہم ایک جان نہین ہزار جان اس کے راہ پر قربان کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہین لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہم مرزائی نہین کیونکہ یہ نام نہ ہم نے اپنے لئے رکھا ہے اور نہ ہمارے امام نے ہمارے واسطے یہ نام تجویز کیا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اس فرقہ کے بانی تھے اس واسطے ان کے نام سے اس فرقہ کو پکارنا سب ناموں سے زیادہ تر مناسب ہوگا تو اس کے جواب مین عرض ہے کہ اول تو لفظ مرزا حضرت مرحوم کا شخصی نام نہ تھا بلکہ خاندانی نام تھا اور اگرچہ لوگ ہمارے تعلقات مریدی و پیری کا الیسے ہی پاس رکھنے والے ہین کہ ہمارے پیر کے نام کے سوائے دوسرے لفظ سے ہم کو پکار نہین سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزون ہو سکتا ہے۔ وہ احمد ہی ہے اور اس واسطے اس لحاظ سے بھی ہم کو احمدی ہی کہنا چاہیئے۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اگر کسی فرقہ کو اس کے بانی کے نام سے ہی پکارنا ضروری اور لابدی امر ہے تو کیون عیسائیون کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے مقتداء کا نام تو یسوع ہی تھا۔ جس کے معنے ہین نجات یافتہ اور یہ نام اوس کا والدین نے اس واسطے رکھدیا تھا۔ کہ وہ دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک مین بعض لوگ جیون نام رکھتے ہین تاکہ وہ جیتا رہے اور ہم یقین کرتے ہین۔ کہ یسوع کا یہ نام رکھنے والے نیک لوگ تھے۔ اور ان کی دعا قبول ہوئی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہین۔ حالانکہ مسیح اون کے مقتداء کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے کبھی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد مین بطور لقب کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہلانا پسند نہین کرتے۔ تو وہ کیون ہم کو مرزائی کے نام سے پکارتے ہین۔ ایسا ہی اس زمانہ کے نوجوان ہندو جنہون نے اپنے خیالات مین تبدیلی کی ہے وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدیدہ کی طرف منسوب کرکے دیانندی کیون نہین کہتے حالانکہ اون کو دیانند کے خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات کی پیروی اپنا فرض عین خیال کرتے ہین۔ پھر وہ کیون آریہ بنتے ہین اور دیانندی بننا نہین چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک بڑا عمدہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہاب وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی وہ شخص ہے۔ جو کسی شخص عبدالوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق رکھتا ہی جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام مین سے خارج کرنے کی اول سعی کی ہر دو صورتون مین وہابی کا لفظ اچھے معنے رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو استاد الاساتذہ اور فرقہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار تک اس امر کی فریاد لگائی۔ کہ لوگ ہمین وہابی کہتے ہین حالانکہ ہمارا نام اہلحدیث ہے۔

الغرض ہمارا نام مرزائی نہین بلکہ احمدی ہے اور ہم اون تمام لوگون کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہین مخاطب کرکے کہتے ہین۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا پسند کرتے ہین۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام بہت قریب آ رہے ہیں اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن ہے۔ جس دن کہ احباب راستہ میں ہوں گے اور اوس سے اگلا پرچہ یعنے ۳۱ دسمبر کا نکالنا بسبب اشتغال جلسہ مشکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ ۲۴ اور ۳۱ دسمبر ہر دو تاریخوں کے پرچوں کے عوض میں ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاوے۔ جسمیں کسی قدر جلسہ کے حالات بھی مندرج ہوں۔ اس واسطے اگلی جمعرات کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہو سکتا ہے لہذا اس میں جلسہ کے متعلق چند مفید باتوں کا لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے

جیساکہ باہر سے آئے ہوئے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ امسال جلسہ پر آنے والے دوستوں کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ احباب کا اس قدر کثرت سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑھنے اور ایمانی قوت میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر برگزیدہ احباب اپنے پرجوش اور پرحکمت کلمات کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہونچائیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہوں گے۔ پر اون کی دعائیں جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تھے اور اون کا روحانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالے نے اپنے محض فضل سے آپکے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو عطا کیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال کو ظاہر کر چکے تھے۔ کہ اگر نور الدین پیر بنتا تو ہم اوس کے ضرور مرید ہو جاتے یہ تو اون کی قسمت میں نہ تھا۔ کہ وہ اپنے اس یقین سے فائدہ اٹھا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم اس قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدا تعالے نے اس وجود کے واسطے لوگوں کے دلوں میں ڈال رکھی تھی اور یہ خالی از حکمت نہ تھی۔ خدا جانتا تھا۔ کہ یہ شخص مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خلیفہ بنے گا۔

ان ایام میں حضرت مسیح موعود کی طرح حضرت امیر المومنین کے دل میں بھی ہمارے لئے دعاؤں کا خاص جوش ہوگا اور یہ آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے علامات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے مہتمم نہایت محنت کے ساتھ احباب کے آرام کے واسطے ہر قسم کی طیاریوں میں قبل از وقت مصروف ہیں۔ لیکن اتنے بڑے مجمع میں اگر کوئی فروگذاشت کسی عزیز دوست کی خاطر داری میں ہو جائے۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کریں گے۔

وہ تمام نذرانہ کا روپیہ جو قبل ازیں احباب حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے ظاہر ہے کہ اب وہ حضرت امیر کی خدمت میں پیش کریں گے اس کے علاوہ اخراجات لنگر کے واسطے جو ان ایام میں بہت بڑھا ہوا خرچ ہوتا ہے اور [illegible] روپیہ والے فنڈ کے واسطے امید ہے کہ دوست طیار ہو کر آوینگے

لیکن سب سے بڑی طیاری اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کریں اور روپے بھی خرچ کریں اور سفر کی تکلیف بھی اٹھائیں اور لیکچر بھی سنیں۔ لیکن ہمارے دل نیکی کی طرف ترقی نہ کریں اور ہم اپنی غفلت اور کمزوریوں کو چھوڑ کر اور بیجا دنیا داری کے خیالات سے توبہ کر کے اپنے معبود حقیقی کیطرف نہ جھکیں۔ تو خدا کو یا اوس کے رسول کو کسی کی تھکاوٹ یا تکلیف کی ضرورت نہیں۔ میرے پیارے دوستو! خدا کے نبی کی آمد کا اصل مطلب یہی ہے۔ کہ ایک متقیوں کی جماعت بنا دے۔ پس تقوی کو اختیار کرو۔ اسی میں تمہارے امام کی روح کو خوشی پہونچیگی۔

طلباء کو انعام

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو مبارک تحریک کہ گذشتہ بدر میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طالب علموں میں انعام تقسیم کرنے کے لئے کی گئی ہے میرے خیال میں ہر سال جلسہ کے موقعہ پر ایک خاص مقررہ وقت ہو اور جو صاحب کہ انعام دینا چاہیں وہ کم از کم ایک مہینہ پیشتر ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں بھیجدیا کریں۔

اس سال خاکسار نے اس طالب علم کے لئے جو اپر پرائمری کے امتحان میں اپنے مدرسہ کے طالب علموں میں اول رہے ایک ٹائم پیس انعام دینے کی تجویز کی ہے اور اس کے لئے اپنے مکرم دوست خواجہ غلام غوث سوز سوداگر پشمینہ امرتسر کی خدمت میں لکھدیا ہے کہ وہ امرتسر سے ایک ٹائم پیس خرید کر بہت جلدی قادیان بھیجدیں۔ امید ہے کہ موصوف صاحب بہت جلدی پہنچانے کی کوشش کرینگے۔ والسلام

قاضی عبد الحمید شاطر سپروائزر ڈسٹرکٹ بورڈ [illegible]

ریویو

حیات انیس — لکھنو کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر ببر علی انیس صاحب کی لائف لکھنے کے فرض کو جناب اشرفی صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے ایک شاعر کے سوانح لکھنے کا جو طرز اس کتاب میں اختیار کیا گیا ہے وہ اردو لٹریچر میں ایک ایجاد ہے کیونکہ اس میں میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قطع۔ مختلف مجالس میں شمولیت وغیرہ حالات کو ہی درج نہیں کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعرا مثل شکسپیر کے ساتھ کر کے کتاب کو خصوصیت کے ساتھ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور چھپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت عہ ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب مینجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے ملنے کا پتہ ہے۔

موریکہ سید — پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جسمیں حضرت کی وفات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ۱ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ — مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کیمطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ قسم دوم عہ فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عا اور دوم عہ سوم عہ۔ علاوہ ازیں کلاہ ندری نہ لنگی ہر قسم پشاوری بھی موجود ہے۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان گورداسپور

وصیّت صادق

(جو ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو بحجہ کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت مین پیش کی گئی تھی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نمبر ۱۴۱

ربّنا تقبّل منا انک انت السمیع العلیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ وخاتم النبیین واشہد ان مرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود ونبی اللہ ورسولہٗ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ

امّا بعد۔ چونکہ زندگی کا اعتبار نہین۔ کہ موت کس وقت آجاوے اس واسطے مین عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ بحالت صحت یہ وصیت کرتا ہون اور خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اس کو چہاپ کر شائع کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام ترکہ یعنی میری وہ سب جائداد منقولہ وغیر منقولہ (جنہیں اس وقت علاوہ اسباب کے دو مکان سکنی ہین) اور آج کے بعد جو نئی جائداد مین پیدا کرون اور وقت موت اپنے ملک مین چھوڑ مرون۔ وہ ساری کی ساری اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنیہ وغیرہ کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلےٰ آلہٖ نے اشتہار الوصیّۃ مورخہ ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۵ء مین تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے جانشین اور انجمن کے سپرد کی جائے۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام کی طرف سے مقرر ہو

میری دلی تمنا ہے کہ بعد الموت میری خوابگاہ خدا کے فرستادہ مسیح اور اس کے پاک نفس اصحاب کے ساتھ ہو اور عرصہ ۸ یا ۹ سال کا ہوا ہے جب کہ مجھے ایک رویا مین بشارت دی گئی تھی۔ کہ "مین مرزا صاحب کی قبر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مین دفن کیا جاؤنگا" پس اگر میری وفات کہین باہر ہو۔ تو میرے وارث اور میرے دوست مجھے یہان لاوین۔ لیکن اگر سلسلہ احمدیّہ کی خدمتگزاری مین مجھے کسی ایسی جگہ جانے کا حکم ہو۔ جہان سے کہ مین زندہ واپس نہ آسکون۔ اور نہ میرا جنازہ آسکے۔ یا اگر مین قادیان مین ہی وفات پاؤن

لیکن مقبرہ کے ناظم مجہہ مین تمام شرائط کامل مومن اور خدا کے راہ مین جانفشانی کرنے والا ہونے وغیرہ کے نہ سمجہین۔ تو یاد رہے۔ کہ مذکورہ بالا وصیت سارے ترکہ کے دینے کی اس شرط کے ساتھ میری طرف سے مشروط نہین ہے۔ کہ مین اس مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن۔ بلکہ میرا ترکہ ہر حال مین اس راہ مین دیا جاوے خواہ مین کسی جگہ دفن کیا جاؤن۔ مین نہین جانتا کہ مین کہان فوت ہونگا اور کیسا موقعہ پیش آئیگا اور نیز اس مقبرہ مین دفن ہونے کی جو بڑی شرط ہے یعنی خدا کے ساتھ جانفشانی کا تعلق رکھنا۔ سو مین اپنے آپ کو ایک ناکارہ اور نابکار اور بے عمل اور بہت عاجز انسان پاتا ہون۔ پس مین اس مقبرہ مین جگہ پانے کی بات کو اپنے رب کی ستاری اور غفاری اور اوس کے فضل و احسان پر چھوڑتا ہون۔

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ مین نے اپنے پس ماندگان کے واسطے کچھہ نہین چھوڑا۔ بلکہ میرا ایمان اور یقین ہے کہ مینے ایسا کرنے سے اون کے واسطے سب سے بہتر خبر گیر اور بہت اعلیٰ جائداد چھوڑی ہے۔ مین اپنے پس ماندگان کے متعلق کسی اور طریقہ مین تشفی نہین پاتا۔ اور مین اپنے غفور رحیم سمیع علیم رب سے بہت دعائین مانگا کرتا ہون۔ لیکن سب سے زیادہ میری ہمیشہ کی اس دعا مین ہے۔ کہ میری جان و مال۔ اولاد اور ہر شے جو میرے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور ہر نفس جو میرے ساتھ تعلق رکھتا ہو اس کے راہ مین خرچ آوے اور اسی نیت سے مین درود شریف زیادہ پڑہتا ہون۔ اور محمدؐ کے لفظ مین اپنے مسیح کو بہی دیکھتا ہون اور ہر آل محمدؐ مین بہی اپنے امام کو سردار پاتا ہون۔

اللّٰہم صل علے محمدؐ وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ آمین۔

اور میری بیوی مسمات امام بی بی بنت الٰہی بخش مرحوم کی وصیت ہے۔ کہ اوس کے ترکہ کا دسوان حصّہ اس کام کو دیا جاوے۔

ربنا ... ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۷ جولائی ۰۵

ایڈیٹر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور۔

انجمن تشحیذ الاذہان کا تیسرا سالانہ جلسہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیّہ کا سالانہ جلسہ (وہ جلسہ جو ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلا جلسہ ہے) ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک۔ ہوگا اس کے ساتھ ۲۹ - دسمبر کو ۱۰ بجے سے ۱½ بجے تک ہماری انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا۔ امید ہے۔ کہ بزرگان قوم بالخصوص نوجوان احباب اس دفعہ نہ صرف خود شریک ہوکر موجب رونق جلسہ ہون گے۔ بلکہ اپنے ساتھ دوسرے دوستون کو بہی لائین گے۔ پروگرام جلسہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	افتتاح	قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن	۲۰ منٹ
۳	منشی نعمت اللہ صاحب گوہر	نظم	۱۰ منٹ
۴	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	خطبہ	۴۵ منٹ
۵	″ ″ ″	نظم[1] (اپیل بخدمت قوم)	۱۰
۶	اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی	بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا	۱۵ ″
۷	″ ″ ″	لیکچر	۴۵ منٹ
۸	منشی عبد الخالق صاحب محرر میگزین قادیان	پنجابی نظم	۱۰ ″
۹	مینجر و مختلف احباب	رسالہ کیلئے تحریکین	۳۰ ″
۱۰	میر مجلس صاحب	آخری تقریر	۴۵ منٹ

[1] یہ نظم میان صاحب تیار کرینگے مگر جلسہ مین غالباً حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑہین گے۔

قسطنطنیہ مین عربی انجمن

ٹرکی کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ پانسو نوجوان عرب مختلف ملکون کے باشندے ہین اور آجکل قسطنطنیہ مین رہتے ہین اونہون نے ایک عرب الیوسی ایشن جاری کیا ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک اوغلی مین واقع ہے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہین کہ اتفاق کی سوسائیٹی کو مدد دیجائے۔ اور بدوّن کو تعلیم دیجائے اور کاشتکاری کے طریقہ مین ترقی کی جاوے اور لوکل کاشتکاری کی بہی ترقی کی جاوے۔ اور تین زبانون مین اخبار جاری کیا جاوے۔ یعنے عربی۔ ٹرکی اور فرانسیسی زبان مین یہ اخبار لسان العرب کے طریقہ پر ہوگا اور اسمین عربون کے خیالات شائع ہون گے اسکی تعداد دس ہزار پونڈ کے سرمایہ سے ہوگی ابتک ایکہزار پانسو پونڈ بذریعہ چندہ کے جمع ہو چکا ہے۔

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بالادست حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی جانی ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو یہ سمجھائیں۔ کہ ان کی ملازمت پبلک کے آرام کے لئے ہے۔ سٹیشن کا ایک ہنگی بعض وقت اس قدر ناز و تبختر سے چلتا ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ کوئی شریف آدمی اگر بھولے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاء اللہ چشم بد دور جواب تک دینا اپنی کسر شان کا موجب سمجھتے ہیں بلکہ بایں ہمہ اوقات گرامی میں حرج واقع ہوتا ہو۔ پھر کنسٹبل کا ہنر ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے پاس یا پھاٹک سے گذارتے ہوئے اس طرح چلتا ہے کہ جیسے حوالات کے قیدی ہیں اور سب چالان کرکے لائے گئے ہیں وہ نہیں دیکھتا کہ اس مجمع میں کئی شریف بھی ہیں بلکہ اپنی جائداد کی حیثیت سے اس کو گھر بار کو مول لے سکتے ہیں یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو چکٹ دھوتی پہنے تھا۔ طمانچہ مار دیا۔ اور دیر تک بم چخ ہوتی رہی آخر جب اس نے ہتک عزت کے دعوے کا اعلان کیا اور بتایا کہ میں فلان ساہوکار کا بیٹا ہوں تو اس کے حواس درست ہوئے پھر چند شریفوں نے بیچ میں پڑ کر ان کی صلح کرا دی۔ پانی پلانے والے جو ہیں وہ خدا جانے اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں۔ اول تو آپ تشریف ہی کم لاتے ہیں اور جو آ بھی گئے۔ تو بس ایک جگہ ڈٹ رہے اب ہزاروں آوازیں دی جا رہی ہیں مگر آپ میں کو خبر ہی نہیں ہوتے وہاں سے ہلنا ہی قسم ہو گیا۔ کسی نے زیادہ ستایا تو کہدیا کہ اگر ضرورت ہے تو یہاں آ کر پی جاؤ۔ اب گاڑی چلنے کو تیار ہے ادھر مسافروں کی دھکا پیل ہو رہی ہے۔ ادھر جگہ پروہیگا مشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ ادھر پیاس لگ رہی ہے بس کوئی اترے تو کیونکر اترے۔ پھر اس ڈول کو دیکھئے جس میں پانی ہے خصوصاً وہ ڈول جو میں نے دیکھا ہے۔ وہ وہ نجس میل جم رہا ہے۔ بہشتی صاحب کے ہاتھ میں کراہیں ہندوستانوں کی بجائے ٹرنیل کا غلاف چڑھ رہا ہے اور ناخنوں کو باقاعدہ بڑھنے دیا ہے۔ جن حضور سے میری ملاقات ہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے پر کوئی بسات آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو متبرک کرتے رہے ہوں گے۔ پھر پانی کی کیا مجال تھی کہ ہاتھوں کے واٹر پروف کو دور کرتا۔

ایسے ایسے نقصوں کی اصلاح کے لئے خاص توجہ درکار ہے ملازمین ریلوے کو یہ ذہن نشین کیا جانا چاہئیے کہ وہ مسافروں کے آرام کے لئے ہیں نہ ان پر حکومت کرنے کے لئے۔ ریل کو جتنی آمدنی ہے اس کا زیادہ حصہ تھرڈ کلاس کے مسافروں سے ہے۔ پس ان کے آرام کا زیادہ خیال چاہیئے۔

تاریخ ہند قابل اصلاح ہے

تاریخ ہند لیتھبرج صاحب میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے سب سے اول ابوالعاص عامل بحرین نے ۱۵ھ میں خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں سندھ پر حملہ کیا جو خلاف واقعہ ہے۔ سندھ پر حملہ عرب دو راستوں سے کر سکتے تھے۔ ایک سمندر کے راستہ دوم براہ ایران و بلوچستان مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ثانی بسبب اس کے کہ ابھی مسلمان فن جہاز رانی میں مہارت اور بحری جنگ کا کافی تجربہ نہ رکھتے تھے اپنے عہد میں بحری لڑائیوں کے برخلاف تھے چنانچہ جناب امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) گورنر شام نے جب جزیرہ سائپرس واقعہ بحیرہ شام پر حملہ کرنا چاہا۔ تو خلیفہ ثانی نے وجہ مذکورہ کے سبب فوج کشی کی اجازت نہ دی پس جبکہ ساحل شام کے متصلہ جزیرہ پر حملہ کا حکم نہ دیا گیا جس میں ہر ایک قسم کی سہولت تھی۔ تو عامل بحرین کو بحیرہ ہند کے طویل اور خطرناک بحری سفر اور حملہ کی کس طرح اجازت مل سکتی تھی۔ علاء الحضرمی گورنر بحرین نے ۱۷ھ میں براہ خلیج فارس اصطخر متصل شیراز (ایران) پر بلا اجازت حضرت عمر خلیفہ ثانی پر حملہ کیا اور اس چھوٹی سی بحری مہم میں بھی اس مدبر اور دور اندیش خلیفہ اعظم کی رائے کے مطابق وہ بہادر سردار سوار بن ہمام اور جارود بن معلی جیسے جرنیل کو اگر شکست کھانی پڑی تو پھر کس طرح باور ہو سکتا ہے کہ عامل بحرین بحر ہند کے راستہ سندھ پر حملہ آور ہوا ہے غالباً اسی حملہ والی بحرین کو حملہ سندھ قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ اور کوئی سند نظر نہیں آتی دوسرا راستہ ایران اور بلوچستان سے تھا۔ مگر ۱۵ھ تک ابھی مشہور ایرانی جنگ قادسیہ کا بھی خاتمہ ہوا تھا جس میں ایرانیوں نے اپنے بہادر سپہ سالار رستم یکدست بن فرخ زاد اور فیروزان کی سرکردگی میں کئی رات دن کی خونریز لڑائی سے مسلمانوں کو سخت مشکل میں ڈالدیا تھا۔ اور یہ لڑائی مسلمانوں نے جانوں پر کھیل کر حضرت سعد وقاص (رضی اللہ عنہ) کی ماتحتی میں فتح کی تھی۔ ابھی یزدجرد شہنشاہ فارس اور ایران کی قومی طاقت موجود تھی ایران کے مشرقی اور جنوبی و شمالی صوبے ۱۵ھ تک مسلمانوں کے دست تصرف سے آزاد تھے ۱۵ھ کے بعد ایرانیوں نے کئی ایک جا بجا از جنگ مثل جلولا اور آہواز ہوئے۔ مشہور جنگ نہاوند ۱۸ھ یا ۱۹ھ میں ہوا جسمیں کہ یزدجرد شاہ فارس نے تمام ممالک مشرقی اور شمالی جنوبی صوبجات ایران کو مسلمانوں کو لڑنے کے لئے روانہ کیا اسمیں فوج سندھ کا نام بھی لکھا ہے اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ خیال کرنا چاہئیے اور یہی امر عربوں کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث ہوا مگر معرکہ نہاوند حدود سندھ سے دور خاص ایران میں تھا اوس کو حملہ یا فتح سندھ نہیں کہہ سکتے اور یہ واقعہ بھی ۱۸ھ یا ۱۹ھ کا ہے نہ کہ ۱۵ھ کا۔

جنگ نہاوند کے بعد ایران کے بڑے بڑے شہر اصفہان و ہمدان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانوں کو مشرق کیطرف بڑھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان ۲۳ھ میں بہادر احنف بن قیس نے اور کرمان سہیل بن عدی اور سیستان عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر فتح ہوئے اور سندھ کے راستہ میں یہ علاقے تھے جو ۱۵ھ تک ابھی مسلمانوں نے فتح نہیں کئے تھے اور پھر معلوم نہیں کہ مسلمان کس راستہ سے پندرہ ہجری میں سندھ پر حملہ آور ہوئے مکران واقعہ بلوچستان ۲۳ھ میں حکم بن عمرو التغلبی نے فتح کیا مکران سے آگے عہد فاروقی میں مسلمانوں کا بڑھنا ثابت نہیں یہ کیچ مکران اب تک علاقہ سندھ سے باعتبار نسل و زبان جدا ہے۔

عربی تاریخوں میں صاف لکھا ہے کہ جب فتح مکران کا مال خمس صحار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالات علاقہ مکران دریافت کئے تو جواب ملا۔ کہ یا امیر المومنین ھی ارض سہلہا جبل وماؤہا وشل وتمرہا دقل وعدوہا بطل وخیرہا قلیل وشرہا طویل والکثیر فیہا قلیل والقلیل ضائع وما وراءہا شر۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سنکر سرداران متعینہ مکران کو حکم بھیجدیا کہ لا یجوزن مکران احد من جنودہما۔ یعنے مکران سے آگے کوئی فوج نہ بڑھے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی میں لیتھبرج صاحب کا یہ قول کہ ابوالعاص نے خلیفہ ثانی کے عہد ۱۵ھ میں سندھ پر حملہ کیا قابل تسلیم نہیں اگر لیتھبرج صاحب عربی تاریخوں کو پڑھ سکتے تو یہ غلطی نہ کرتے یہ حال روایت و اسناد کا ہے۔ انتخاب واقعات میں بھی راستی و انصاف اور موجود اصول کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ پہلے مسلمان حملہ آور عبدالرحمن بن سمرہ بن جندب اور دوسرے گورنر سندھ عبداللہ بن سوار العبیدی اور شجاعہ بن سعد التیمی اور بہادر جنید بن عبدالرحمن کی فتوحات کا لیتھبرج صاحب نے کہیں ذکر نہیں کیا ہے۔ جنید کی فتوحات بہت ہی وسیع ہیں۔ مہلب اور محمد بن قاسم کے ذکر میں بھی کوئی دلچسپ بات نظر نہیں آتی بلکہ غلط بیانی سے خالی نہیں ہے تاریخ لیتھبرج صاحب مروجہ مدارس پنجاب کے صفحہ ۵۰ سطر ۱۰ میں لکھا ہے ۷۱۱ء کے اندر خلیفہ بغداد کے عہد میں محمد بن قاسم نے ہند پر حملہ کیا حالانکہ اس وقت خلافت بغداد کا نام و نشان نہ تھا اور بغداد آباد بھی نہ ہوا تھا۔

مُراسلات

ایک وصیت

منکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ موضع کاہون۔ چونکہ من مظہر ضعیف اور عمر رسیدہ ہو گیا ہے حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہیں اس واسطے مین اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ محلہ شیخوپورہ موقوف موجودہ جسپر مظہر مالک غیری مالک اور قابض ہون اس وقت بصحت عقل و قائمیت حواس اپنی کے بخوشی خود اپنے بیٹے مسمی قمر الدین احمدی کو مالک و مختار اور قابض قرار دیتا ہے اور مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور و مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے جملہ دعوے کا بصدق اقرار ہون اور جناب حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب کو بھی خلیفۃ المسیح الموعود تسلیم کرتا ہون اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ پچیس روپیہ فنڈ جو ایک کار خیر مین خرچ کرینگی قرار پائی ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت اس فنڈ کے ... داخل کرے سواس وقت من مظہر نے جلسہ کے پہلے ہی اپنے ہاتھ سے مبلغ عصہ خلیفۃ المسیح کو دیدئے ہین اور علاوہ اسکے مین اپنے بیٹے قمر الدین مذکور کو وصیت کرتا ہون کہ خواہ مین زندہ رہون یا نہ رہون اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔

سال آیندہ ۱۹۰۹ء سے ۱۰ ... مدرسہ دینیہ جو مسیح موعود کی یادگار مین جاری ہوگا یا فنڈ مذکورین یتیم فنڈ یا مذکورین ... خلیفۃ المسیح یا صاحب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور آئندہ ہر دو سالوں کے جلسہ پر دیا کرے۔ اگر کسی باعث سے نہ جاسکے تو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجا کرے۔ آمین کی ... دوم جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کی مدین دیا جاتا ہے حتی المقدور میرے مرنے کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے سوم میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ شاہزادہ حاجی عبد المجید یا اور کوئی احمدی پڑھے چہارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک عمر رسیدہ کے مرجانے کے بعد سارا برادری کو کھانا دیتے ہین ایسی روٹی اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عند الشرع شریف کار ثواب مین داخل نہیں۔ پنجم۔ محمد شریف نابالغ یتیم و مسکین پسر چراغ الدین متوفی ذوالقربا مین سے ہے میری طرف سے اس کی تعلیم و پرورش مین مبلغ عصہ تدریج خرچ کرے اور جہان تک مقدور ہو اوس کے ساتھ سلوک کرتے رہنا۔ ششم۔ میری تجہیز و تکفین وغیرہ ضروریات مین جو مناسب سمجھے خرچ کرے۔ ہفتم اپنے بھائی شادی ملا کریم بخش کو میرے مرنے کے بعد بجائے میرے سمجھے اور معاملات نسبت ناطہ و کاروبار دنیاوی وغیرہ مین اوس سے مشورہ اور صلاح سے ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفے او دیگر لڑکا ... سے بھی مشورہ لے یا کرنا۔ ہشتم آیندہ بشرط زندگی اس کے علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کرون اسپر بھی عمل کرنا ہوگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے قمر الدین کو لکھدئے کہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۳ دسمبر ۱۹۰۸ء

العبد

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ موضع ... بقلم خود

ہمارا مستقبل

از قاضی اکمل صاحب

یہ مضمون ایک ایسا نازک مضمون ہے کہ اس کے لئے بڑے غور اور تفکر و تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور یہ سوال کچھ ایسا نہیں کہ اسے ایک تنہا آدمی حل کرسکے اسلئے مین چاہتا ہون کہ اس جلسہ مین احباب غور کرین ... ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا کیا تھا کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہے تھے یا وہ دور دراز ملکون مین نکل گئے تھے اور وہان جاکر بود و باش اختیار کرلی اور اپنے نیک نمونے سے ملکون کو نہیں بلکہ دلون کی سرزمین کو فتح کرلیا آجکل زمانہ مین سفر کے لئے یہ سہولتین بھی نہیں تھیں یا امن بھی نہ تھا یہ آزادی بھی نہ تھی ایک معمولی بات پر قتل ہو جانا کچھ تعجب انگیز امر نہ تھا مگر باوجود ان مشکلات کے وہ کفنیان پہن کر نکل کھڑے ہوئے اور انہون نے وہ کچھ دکھایا جو کسی نبی کی جماعت نے نہ کیونکہ یسوع کے حواری نہ تو اپنے آقا کو مصیبت مین گرفتار دیکھ کر بھاگ جاتے بلکہ چند درہم لیکر اوسے گرفتار کرا دیتے وہ موسی علیہ السلام کے مرید نہ تھے کہ اذہب انت وربک فقاتلا سناتے۔ وہ میرے سید و مولی حضرت احمد مجتبی کے تربیت یافتہ غلام ہیں جو تلوارون کے سایہ مین اپنے مالک کی حفاظت کرتے رہے اور پھر اوس کے نام کا ڈنکا بجانے کے لئے چار سو عالم مین چکر لگانے لگے اون کے جوش کا یہ عالم تھا کہ ایک نے اونہین سے اپنے گھوڑے کو سمندر مین ڈالدیا اور کہا کہ خدا اس سے آگے مجھے کوئی ملک نظر نہین آتا۔ ورنہ وہان بھی تیرے حبیب کا نام پہنچاتا۔ پس آمیرے دوستو! آمیرے بھائیو! اے میرے عزیزو! تم اپنی پوزیشن پر غور کرو تم کوئی معمولی مسلمان نہین ہو بلکہ تم وہ ہو جنہین اس قادر توانا خدا نے اپنے دین کے احیاء کے لئے اپنے کلمہ کے اعلاء کے لئے چن لیا ہے اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کرو ہم ہی وہ ہین جن کی نسبت قرآن کریم مین بشارت دیگئی ہے و آخرین منہم لما یلحقوا بھم یاد رکھو ہر چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے اگر تم وہ خصوصیتین پیدا نہ کروگے جو صحابہ کرام مین تھین تو تم حقیقی اس پاک جماعت کے جانشین کہلا دُگے دیکھو دنیا تم پر ناراض ہو کر تم دنیا پرستون کی اہواء کے تابع نہین مگر میرے عزیزو! کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جب دنیا کا پیدا کرنیوالا ہی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبودیت ادا نہ کیا تم نے عہد تو کر لیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے مگر عملی رنگ مین اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گواہی دی تو پھر تم کس ہر شکل مین دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرنیکے ... عہد کہلانا آسان ہے پر عہد نبھانا بہت ہی مشکل ہے عبودیت تمام جب ہی کہ کہتے ہین اور بیعت کرنا کہ جانے کو جب فنا ہو گئے جب کسی کے ہاتھ بک گئے تو پھر اپنی ادا دیکھیں اپنا مال گیا اور اپنی جان گیا وہ تو سب کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہو گئے اور سلف صالحین کے نمونے ... کوئی نقصان نہین وہ کون ہے جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور اسے دگنا چوگنا اسی دنیا مین نہ پایا۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کرنیکا مصمم ارادہ کیا۔ خدا نے اونہین اتنی اولاد دی کہ ریت کے ذرے گنے جا سکتے ہیں آسمان کے تارون کا شمار ہوسکتا ہے پر ابراہیم کی اولاد کو نہین گنا جا سکتا۔ ابوبکر نے ہان اس صدیق مرد نے دو چار گز زمین اپنے گھر کی چھوڑی خدا نے اسے تمام عرب کا حاکم کیا اور حاکم بھی ایسا کہ دو نیم حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہون کو نصیب نہین ہوتا وہ ملکون کو فتح کرکے اونپر حکومت کرسکتے ہین پر دلون پر حکمران نہین ہو سکتے لیکن وہ جنہون نے خدا کے لئے محکومی اختیار کی خدا نے انہین ایسا حاکم بنایا کہ لوگون کے دل اون کے تخت گاہ ہو گئے پھر میرے مولی نے اون کو وہ درجہ عطا کئے کہ جن تختون پر بیٹھ کے کبر و رعونت سے خدائی کا دعوی کیا گیا ان کے غلام ان تختون کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا کے لئے کچھ چھوڑینگے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سب کچھ چھوٹ جائیگا بلکہ ہمین اوس سے بڑھ کر دیا جائیگا آؤ اپنے مال کو اس کی راہ مین فدا کرین تا وہ مال پائین جو ہمیشہ ہمارے پاس رہے آؤ اپنی جانین اس محبوب پر قربان کرین تا وہ ابدی حیات پائین جس کے لئے کوئی فنا نہین آؤ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کرین تا وہ اولاد پائین جو ابد الآباد تک آنکھون کا نور اور دل کا سرور ہو آؤ اون کو بہت دیر سونا چھوڑ دین تا وہ نیند پائین

جو ہمیشہ سرور سے آؤ اس کی راہ مین سفر اختیار کرین تا وہ منزل مقصود پائین۔ جو محبوب ازل کی منزل ہے کچھ پرواہ نہین اگر ہمارے پاس کوئی نقدی نہین۔ نقد دل نقد جان اور نقد ایمان تو ہے کچھ مضائقہ نہیں اگر ہمیں مُلّا لوگون سا علم نہیں آخر صحابہ بھی اُمّی ہی تھے گو ہم عالم نہیں پر وہ تو عالم ہے جس کے نام کی تسبیح و تقدیس کے لیے ہم نکلے ابھی کچھ فکر بات نہیں اگر ہماری اولاد کے لیے کوئی وجہ معاش نہیں وہ ما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا کا وعدہ کر نیوالا تو زندہ ہے وہ خود اون کے سامان پیدا کر دیگا۔ وہ اوس کیڑے کو بھی روزی پہنچاتا ہے جو پتھر مین رہتا ہے آؤ ہم شمع کی مانند سوز و گداز پیدا کرین تا مخلوق خدا ہم پر پروانون کی طرح ٹوٹ پڑے آؤ ہم چشمہ شیرین بن جائین تا پیاسے خود بخود ہماری طرف بڑھین آؤ ہم نور بن جائین تا ہماری روشنی سے ظلمتکدہ عالم کی ظلمتین دور ہون ہم آسمان تقوی کے ستارے بن جائین تا بالنجم ہم یہتدون کے مطابق ایک ہم سے راہ پائین ہم فلک دین کے چاند ہو جائین تا ہماری روشنی تمام جہان کی تیرگی کو دفعہ کرے ہم اوج اسلام کے آفتاب ہو جاوین تا دلون کی سنگلاخ زمین طور ہو جاوے اور اوس سے وہ لعل پیدا ہون جنکی قیمت جنت الفردوس ہو۔

راکمل

مقدس شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محب مخلص جناب قاضی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرچہ بدر نمبر ۴۸ ۲۵ رمضان المبارک کے صفحہ پر کلام محمود درج ہوا ہے جسکو آپ نے دلکش نوٹ کے ساتھ آپنے پیش کیا ہے خدا جانے میرے دردمند دل کی اوس وقت کیا حالت تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم تمام کر گئی۔ مجھے اوس وقت ایسا لطف پیدا ہوا۔ کہ پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہو گئی میں خود رو دیا اور جس جس کو میں نے سنایا اوس کو بھی رولایا۔ آخر میری طبیعت پر حضرت نوجوان سید کے اندرونی درد نے جو ان شعروں میں بھرا ہوا تھا۔ ایسا اثر کیا کہ بیخودی کی حالت میں آپ کے ایک ایک شعر پر میں اوسی رنگ میں شعر بولا گیا اور قلم کرتا گیا خدا جانے حضرت میاں صاحب نے کیا کیا خیالات سے سامنے رکھ کر کیسے درد دل سے یہ شعر لکھے کہ اون کے اس اندرونی سوز نے مجھ کو بیتاب کر کے رلایا اوس بیخودی کی حالت میں جو کچھ نکلتا گیا وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور جس طرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کو پیش کرنے کا آپ ذریعہ ہوئے ہیں۔ اسی طرح میرے درد دل کا انہا بھی حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ان ٹوٹے پھوٹے شعروں کو پیش کرتے رہیں۔ مجھ بھی ان شعروں میں کسی کی یاد آگئی اور بے خود ہو گیا۔ عاجز حامد

کوئی محمود احمد سا بھی حیران ہو نہیں سکتا
غم دین میں کوئی ایسا پریشان ہو نہیں سکتا
جنہیں یاد خدا کی ہو ملی ورثہ میں بھائی
سدا آباد گھر اون کا ہے ویران ہو نہیں سکتا
کریگا کیوں نہ درمان ان کے درد دل کا چارہ گر
نہاں جب وہ ہوئے اوس میں وہ پنہان ہو نہیں سکتا
گنہ ہوں پر پشیمانی نصیب نیک بختاں ہے
جو غافل وہ ہرگز ان پہ گریاں ہو نہیں سکتا
کمال عشق احمد میں محبت کا ہے کیا کہنا
کہ تو اوس چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہیں سکتا
خدا جانے کہ کس کس رنگ سے میں نکل آئیگی
کہ جس کے ہجر میں صبر آ میری جان ہو نہیں سکتا
ادھر آخر کو جاتا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
مزا اس درد کا ہے میں جو درمان ہو نہیں سکتا
جھلا گم گشتگان عشق کو کیا روک پردوں کی
رخ جاناں ہے دل میں اون کو پنہان ہو نہیں سکتا
یہ آب زر سے لکھنے کے ہیں قابل مصرع محمود
ذرا بھی کھوٹ ہو جنمیں مسلمان ہو نہیں سکتا
ہوا آخر نکل آئے گی بیمار محبت کی
ہو جسکی عاقبت محمود پنہان ہو نہیں سکتا
غم دین کی پریشانی نے دکھلایا پریشاں حال
یہ سچا خواب ہے خواب پریشان ہو نہیں سکتا
جنہیں فرقت میں .. تڑپانا ہی پھر خود آ کو دیتا ہو
یہی ساماں ہے ملنے کا کہ ساماں ہو نہیں سکتا
کلام پاک دلبر سے جنہیں ہو جذب بخشا ہو
جدا اون سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہیں سکتا
غم دلبر ہو جب دل میں تو دلبر بھی جاتا ہے
بجز دل کے کہیں دلبر بھی مہمان ہو نہیں سکتا
وہ میں فردوس میں شاداں گرفتار بلا ہو کر
وہ شاداں ہو گا آخر جو کہ خنداں ہو نہیں سکتا
معافی کی طلبگاری میں جب یہ استقامت ہے
جدا اس استقامت میں تو داماں ہو نہیں سکتا
جنہیں اپنا بنا لیتا ہے جلوہ قدرت دکھاتا ہے
وہی اس کے میں پردہ اون سے پنہان ہو نہیں سکتا
ہزاروں حسرتوں کا خون پی پی کر ہوا دل خون
پھر ایسا قتل بھی کیا تیغ سے شہید آساں ہو نہیں سکتا
نہاں سینہ عاشق جب آشکار ہو ہر ہر
تو پھر اس سا کوئی سینہ بھی بریان ہو نہیں سکتا
کئے پر منفعل ہونا پھر اوس پر دم بخود رہنا
یہی ہے مغفرت جس کا وہ خواہاں ہو نہیں سکتا
دیت کی کس کو خواہش خون دل ہو یا کہ جان لیجیے
ادب کے ڈر سے اب وہ اس کا خواہاں ہو نہیں سکتا
محبت کی یہ باتیں ہیں جو درد دل سے نکلی ہیں
سیاہ محمود کا ... ہو نہیں سکتا

عاجز حامد

المفتی

۱۵۸ روزہ کس عمر میں فرض ہے؟ ایک شخص نے سوال کیا کہ کس عمر میں روزہ لڑکے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیر ناف بال پیدا ہو جاویں۔ یا نیند میں جماع کرے۔ فرمایا صحابہ بچوں کو بھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے بالغ ہوتے ہیں۔

۱۵۶ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال ایک صاحب نے لکھا ایک امر دریافت طلب ہے۔ کہ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال بعد لگانے مصالحہ کے قابل جائے نماز بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

۱۵۷ باجا یا دف ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہ شادی میں باجا بجانا جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی لکھا کہ بازی گردن کا تماشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ کو دکھایا تھا اسواسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کے لئے جائز ہے۔ بے ریب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک میں دف بجی۔ مگر بات کو لوگوں نے حد سے بڑھا دیا ہے اور حد سے بڑھنا ہی گناہ ہے۔

یہ بالکل سیاہ جھوٹ ہے۔ اور رافضی کا افترا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بازی گردن کا تماشہ دکھایا یہ بالکل غلط ہے۔ دف کا حرج نہیں۔

ڈاک ولائت

ہند میں مسیح کے حواری کی قبر ذیل کا خط اگرچہ ہندوستان سے آیا ہے مگر چونکہ اس کا مضمون متعلق مذہب عیسوی ہے جس پر عموماً بدر کی ڈاک ولائت مشتمل ہوتی ہے اس واسطے اس کو یہیں درج کیا جاتا ہے۔

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں تھوما حواری کی قبر کو دیکھنے گیا تھا وہ اگرچہ ہے اس کا ہند میں آنا تو ثابت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد وفات عیسیٰ صاحب کشمیر سے ہندوستان کے راستہ سے یہاں آگیا ہو ایک اور مقام تھوما مونٹ یعنی پہاڑی ہے جو مدراس سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے میں وہاں بھی گیا تھا اور ایک پادری سے ملا..... یہی ملاقات ہوئی تھی میں نے کہا کہ تھوما حواری مسیح کے ساتھ کشمیر آیا تھا پھر وہاں سے ہندوستان کا رخ کیا۔ اس کے کان کٹے ہوئے ہو گئے ہیں انگلیں کی سڑک کا حوالہ اور تمام واقعات متعلق صلیب اور زخموں کا پسلی سے نکلنا بتایا سخت متعجب ہوا انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ اس کے متعلق انگریزی میں تمہیں ذریعہ بھیجدونگا۔ غرض اگر کوئی شخص اس گرجہ میں آوے اور انصاف سے کام لے اور ان تصاویر کو دیکھے تو اوسے یقین ہو جائیگا۔ کہ مسیح صلیب پر مرا نہیں۔ عاجز ابو سعید عربی۔ از منگلور

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنلر انچارج بھٹنڈہ

اُم المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرتؐ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ۱۶ سنہ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آنحضرتؐ آپ سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ رجب ۲ سنہ ھ میں جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے جن کی عمر اوس وقت ۲۱ سال کی تھی ہو گیا۔ آن حضرتؐ نے حضرت ابو بکرؓ حضرت عثمانؓ طلحہؓ و زبیرؓ اور مہاجرہ و انصار کی جماعت کو بلا کر خطبہ نکاح پڑھ دیا جس میں مہر کی تعداد چار سو مثقال مقرر کی گئی تھی۔ اختتام خطبہ پر چھوہارون کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھجوا دیا آپکے بطن سے حضرت علیؓ کے چھ بچے یعنی حسینؓ حسنؓ۔ زینب۔ ام کلثوم۔ محسن اور رقیہ پیدا ہوئے بوجہ نہائت درجہ خدا پرستی آپ کا لقب بتول پڑ گیا تھا حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہِ خداوندی سے سیدۃ النساء کے القاب ملے۔ آپنے اپنے والد رسولؐ خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی تھی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکھتی تھیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبھی کبھی مسجد نبوی میں وعظ فرماتی تھیں آپکے خطبات اب بھی کتب سیر میں موجود ہیں اور نہائت مدلل اور پر جوش ہیں۔ ۱۱ سنہ ھ میں آنحضرتؐ کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کر سکیں اور اسی سال آپنے بھی وفات پائی۔

حضرت اُمّ ہانیؓ

آپ ابو طالب بن عبد المطلب کی صاحبزادی اور آنحضرتؐ کی چچازاد ہمشیرہ تھیں اور بڑی پارسا اور نیک بخت صحابیہ تھیں ۴۶ احادیث ان سے مروی ہیں اور اشعار کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔

ریویو

پردہ سسٹم پر مسدس لٹریری کلب امرت سر نے پردہ سسٹم پر ایک مسدس نتیجہ طبع شیخ عبد الرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی بقیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کیا بلحاظ خوبی عروض و قافیہ اور کیا بلحاظ مضمون قابل تعریف ہے اوس میں سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

نہ سیکھیں علم و صنعت عورتیں مذہب نہیں اپنا
رہیں محروم اس چشمہ سے یہ مشرب نہیں اپنا
تجارت سے نہ ہوں آگاہ یہ مطلب نہیں اپنا
ترقی کچھ کریں وہ مدعا یہ کب نہیں اپنا
کریں تحصیل لیکن انقیاد پردہ داری میں
نہ آئے داغ جس سے دامن پرہیزگاری میں

جوان عورت کھلے منہ جب سر بازار چلتی ہے
رگ صبر و شکیبائی پہ اک تلوار چلتی ہے

نکلنا عورتوں کا آب و تاب و زیب و زینت سے
روان ہر کوچہ و بازار میں ہونا نزاکت سے
تکلم بھی ادا کرنا تو انداز اشارت سے
یہ سامانِ دل آویزی نہیں کچھ کم قیامت سے
پھسل جاتا ہے دل آخر کوئی کیسا ہی انسان ہو
یہ وہ جا ہے جہان ہاروت بھی محبوس زندان ہو

رائل ڈائری ۱۹۰۹ء مولفہ لالہ ہرداس صاحب کپور چیف منیجر لاہور بنک لمیٹڈ یہ ڈائری جیبی تقطیع پر چھپی ہے ہر روز کیواسطے ایک صفحہ رکھا گیا ہے جس پر عربی۔ ہندی۔ انگریزی ہر قسم کی تاریخ دیگئی ہے اول میں مفید معلومات متعلق ڈاک خانہ و عدالت دیئے گئے ہیں اور اخیر میں حساب دہوبی اور متفرق یادداشتوں کے واسطے نقشے لگا کر ہر طرح سے ڈائری کو مفید عام بنایا گیا ہے۔ جلد کپڑے کی خوبصورت ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵ر اور صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

پارہ اول قرآن مجید نہائت خوش خط عمدہ موٹے کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب حنفی القادری حال منیجنگ ڈائرکٹر ضلع وارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے۔ صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی نکالے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۳ر۔ تجار کو خاص رعائت

الخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صاحب داد۔ شیخپور۔ گجرات
عیدا۔ موضع سنگہ سرودل گڈھ ریاست پٹیالہ۔
مسمات خانیہ۔ کوٹ جھونگرہ
محمد بخش صاحب شیخپور گوجرات
رمضان شاہ صاحب لالہ موسیٰ
عمر بخش صاحب شادیوال گجرات
غلام محمد صاحب گوریانوالہ گجرات
عبد الرحمن۔ لائل پور
فیض بتول دہرم کوٹ بگہ
محمد خان خیاط شادیوال گجرات
سردار شیر بہادر۔ صوابی
یعقوب خان "
احمد یار خان۔ صوابی
عبد الغفور خان "
اہلیہ سردار بہادر "
صاحب دین گوڑیالہ گجرات
تجمل حسین۔ ہنڈ۔ بجنور
میر بشارت علی خان " "
ہمشیرہ " " " "
غلام حیدر صاحب " "
علی اکبر صاحب دہوبیانز۔ پشاور
محمد مقبول سلاہنکے۔ سیالکوٹ
حافظ مولوی محمد عالم صاحب جنگا بنگیال متصل گوجرخان
نور الدین وثیقہ نویس لوہیان

انتخاب الاخبار

لندن کی عدالت پریوی کونسل مین مسٹر تلک کی اپیل کل ۱۵ دسمبر کو سماعت کی جاوے گی۔

وکٹوریہ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور کو ماہ نومبر مین ۵۳۸ روپیہ چندون سے ملا۔

ملک سندھ کے دونون اسلامی اخبار متنبہ کئے گئے۔ کہ شورش انگیز تحریرون سے باز آئین

بصرہ (عربستان) سے ۱۱ سالہ لڑکا تعلیم انگریزی کے لئے علیگڈھ کالج مین داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۶۲۱ مرے صوبجات متحدہ مین ۸۹۵ پنجاب مین ۱۶۲۔

علی پور کے مقدمہ بم کا ایک گواہ مفسدانہ کاغذات کی اشاعت کے لئے پکڑا گیا ہے۔

بیتیہ کے ساہوکار و زمیندار رادہال کو بجرم مفسدہ پردازی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

جیلخانہ گومٹور کے تینون قیدیون کو بجرم ہنگامہ شدید دس دس سال قید کی سزا ملی۔

حیدرآباد دکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب ایک لاکھ تک پہونچا یعنے ۹۸ ہزار۔

ملتان ٹرین کی چلتی ریل گاڑی مین ایک یورپین لیڈی مسافر کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیفکورٹ لاہور مین بعد جیوری کے چلتا تہا اس کا فیصلہ دیا گیا۔ جیوری نے ملزمون پر جرم ثابت پایا۔ اور مسٹر جسٹس رٹیڈ صاحب بہادر نے شولڈم کو پھانسی اور اس کے ساتھی سولنس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی شولڈم کی طرف سے بہت چالاکی کی گئی تہی لیکن چلنے نہ پائی۔

آسٹریا کے وزیر اعظم کو تاکید کی ہے کہ ٹرکی کے ساتھ جلد ہی مصالحت کرین ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہ بہی سمجہایا ہے کہ ٹرکی کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد مین پچہتانا پڑیگا

بدھ وار گذشتہ کو پیکن مین متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ کی رہوم دہامی رسم ادا کی گئی۔

شاہی لاش گورستان کو اہل کو لیگئے وہان محفوظ رہیگی تا وقتیکہ قبر کھود کر تیار کی جائے۔

لاش کے جلوس کے ہمراہ چہ ہزار ماتمی لوگ جمع تہے چار ہزار سپاہ رستون مین دو زانو استادہ تہی۔

چین کے ریجنٹ کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطا کئے گئے جب تک شہنشاہ بلوغ حاصل کرینگے۔

امریکن بجٹ مین دو کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ ہے۔ ٹیکسون مین عظیم ترقی کرنی ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز

تبریز کی آخری جنگ جو اہل ملت اور عین الدولہ کے درمیان ہوئی تہی اور مشروطین نے بعد فتح کئی کوس تک عین الدولہ کا تعاقب کیا اور سپاہ دار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے سرکاری سپاہی مقتول ہوئے۔ مشروطین مین سے بہی ایک جماعت شہید ہوئی جب شہدا کی لاشون کو غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدون مین ۲۲ عورتین تہین جنہون نے مردانہ لباس پہنکر لڑائی مین حصہ لیا اور شربت شہادت خوشی سے نوش کیا۔ اخبار حبل المتین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے جسکی نظیر گذشتہ قرون مین بہی کم ملے گی۔

دولت علو۔ شیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہونے سے وہان بہت اصلاحین عمل مین آرہی ہین پاشا نے موصوف نے دستوری حکومت کا اعلان کیا ہے مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیانی راستہ کی حفاظت کا بندوبست ہوا ہے۔

امریکن اخبارون کی وقعت

امریکن پریذیڈنٹ روزویلٹ صاحب کی جگہ اب مسٹر ٹافٹ صاحب پریذیڈنٹ چنے گئے یہ تو سبکو معلوم ہو لیکن یہ خبر خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔ کہ مسٹر روزویلٹ صاحب عہدہ جلیلہ سے سبکدوش ہو کر اخبار نویسی کیطرف متوجہ ہوئے ہین وہ امریکن اخبار اوٹ لک کے ایڈیٹر مقرر کئے گئے جہان آپ کو ۶ ہزار پونڈ (۹۰ ہزار روپیہ) سالانہ بطور تنخواہ کے ملینگے حالانکہ برٹش وزیر اعظم کی سالانہ تنخواہ پانچ ہزار پونڈ (۷۵ ہزار روپیہ) ہے۔

سیلاب کا طوفان

اٹلی کے صوبہ کلیبرا اور جزیرہ سسلی مین سخت سیلاب کا طوفان آیا سیکڑون مکانات گر پڑے اور ہزارہا آدمی بے گھر ہو گئے بہت سے آدمی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ سسلی مین بارہ آدمی مر گئے اور ۲۰۰ سو آدمیون کو سخت چوٹین آئین۔

کیپ کالونی کے شہر الزبتھ مین سیلاب کا خوفناک طوفان آیا دریا اپنے دونون کنارون سے باہر نکل گیا تمام شہر مین سیلاب آگیا بندرگاہ کی عمارتین اور گدام گر کر منہدم ہوگئین اور ٹرمیکار گاڑیان پانی کے زور سے اپنی پٹڑیون سے بہ گئین دو آدمی مر گئے ساڑھے سینتیس لاکھ (۳۷½) روپیہ کا نقصان ہوا

جنگ سمالی لینڈ

پایہ تخت اٹلی مین سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اٹلی کی فوج نے مقام بالو واقع سمالی لینڈ مین ملاسہ کے دو ہزار درویشون کی جماعت کو شکست دی بہت درویش مارے گئے ان کی ۱۴۰ نعشین ملین اٹالین فوج کا کچہ نقصان نہین ہوا۔

۵ دسمبر کو بمبئی مین ایک گودام مین آگ لگ گئی جسمین ۲۵ ہزار بورے شکر کے تہے۔

افواہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پہر پنجاب مین شامل کر دیا جائیگا

جرمنی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چٹہیون کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ جاری ہو جائیگا جیسا کہ انگلستان اور امریکہ کے مابین قرار پایا ہے۔

قسطنطنیہ کی سب سے آخری خبرون مین ذکر ہے کہ آستانہ کے آسٹروی سفیر مارکوئیس پلاویسینی نے ۶ دسمبر کو وزیر اعظم دولت عثمانیہ سے ملاقات کرکے بیان کیا کہ جونہی آسٹروی مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت مین موقوف ہو جائیگا اسیوقت وہ بوسینیا و ہرزیگوینا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجاویز پیش کریگا وزیر اعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جونہی مناسب تجاویز آسٹریا کیجانب سے پیش ہونگی بائیکاٹ فوراً دور ہو جائیگا

دجلہ اور فرات کے درمیان آبپاشی کی جو تدبیرین اختیار کی گئی ہین اگر پانچسال کے عرصہ مین ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف ہوگی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑھ جاویگی اور دوآبہ مذکورہ نہایت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

ضرورت عام

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس رفاہ عام کیلئے موجود ہین اور نفع لینے کا چندان خیال نہین کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کیلئے قیمت فی تولہ ۱۲ر

معجون فیض بخش۔ مقوی معدہ اسہال معدہ۔ زنگت کی خرابی بواسیر ریحی کثرت پیشاب مین مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۴ر

نمک سلیمانی۔ ہاضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ درد معدہ ریحی مین مفید قیمت نیم سیر ۸ر۔ کشتہ سنگہہ۔ مارگزیدہ سگ گزیدہ مسلول مدقوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹ر سرمہ نیلگاری آنکہون کی عام بیماریون مین مثلاً جالا۔ دہند۔ سبل کیلئے مفید۔ قیمت فی تولہ ۸ر آتشک و سوزاک وغیرہ جس بیماری کیلئے دوائی کی ضرورت ہو ارزان قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے۔

المشتہر محمد دین [illegible] حکیم [illegible]

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں (مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ :۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے جلد منگوائیں۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی ہے اور اسی میں وہ الہامات بھی درج ہیں۔ جو آجکل پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد صمہ اور مجلد صمہ ۱۲ر

خریداران بدر کو عہ ر رعایت سے دیجاوے گی۔

درثمین — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں۔

قیمت بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شرح نسخہ کلنکات اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں: یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۴۲ صفحے۔ قیمت ۰ر بہت جلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب ہندی نظم نہایت دلچسپ و عجیب و غریب ہے جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۰ر ہے۔

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ لفشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن قادیان دار الامن والامان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہایت دلچسپ ہے۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

رفیع الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان ہے بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۲ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰ر

کاسر احمدی — (الہ داد والے) قیمت ۰ر

کاسر احمدی — (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۰ر

لیکچر مہر سنگھ — ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۰ر

سیر پرند — یہ پرندوں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچاتی ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب ہے قیمت عہ کی بجائے ۱۲ر کر دی گئی ہے۔

عیسائی مذہب — یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۰ر

مورکھ سیدھ — پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعودؑ جس میں حضرۃ کی وفات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ار دفتر بدر سے طلب کرو۔

معیار حق ۲ر — القول الصحیح ار

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نہیں کہ جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم ورياح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد ہضم و اخون و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول۔ سیلان منی۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت فی تولہ ۵ار دو تولہ عہ پانچ تولہ للعہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ مہد ڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر قادیان